بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 / مارچ 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام ہے حضرت سائب بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حضرت خولہ بنت حکیم تھا اور ابتدائے اسلام میں ہی آپ مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت سائب بن عثمان اپنے والد اور چچا حضرت قدامہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں شریک تھے۔ ان کا ذکر آنحضرت ﷺ کے تیر انداز صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ حضرت صائب بن عثمان غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور دیگر غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ بواط میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ غزوہ بواط 2 ہجری میں ہوئی ہے۔ بواط مدینہ سے قریباً اڑتالیس میل کے فاصلے پر قبیلہ جہینہ کے پہاڑ کا نام ہے۔ حضرت سائب بن عثمان جنگ یمامہ میں شامل تھے۔ جنگ یمامہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں 12 ھجری میں ہوئی تھی جس میں آپ کو ایک تیر لگا جس کی وجہ سے بعد میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی عمر 30 سال سے کچھ اوپر تھی۔

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ضمرہ بن عمرو جہنی۔ آپ قبیلہ بنو طریف کے حلیف تھے جبکہ بعض کے نزدیک قبیلہ بنو ساعدہ کے حلیف تھے جو کہ حضرت سعد بن عبادۃ کا قبیلہ تھا۔ حضرت ضمرہ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے غزوہ احد میں آپ شہید ہوئے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سعد بن سہیل۔ حضرت سعد انصار میں سے تھے۔ آپ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔

پھر حضرت سعد بن عبید ہیں۔ حضرت سعد بن عبید غزوہ بدر احد خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپ قاری کے لقب سے مشہور تھے آپ کی کنیت ابوزید تھی۔ حضرت سعد بن عبید کا شمار ان چار اصحاب میں ہوتا ہے جنہوں نے انصار میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قرآن جمع کیا تھا۔ آپ کے بیٹے عمیر بن سعد حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں شام کے ایک حصہ کے والی تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت سعد بن عبید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد قبا میں امامت کرتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی اس امامت پر مامور تھے۔ حضرت سعد بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے سولھویں سال جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر 64 سال تھی۔ عبدالرحمن بن ابو لیلی

سے روایت ہے کہ جنگ جسر جو 13 ہجری میں ہوئی جس میں مسلمانوں کو کافی نقصان ہوا تھا اس میں حضرت سعد بن عبید شکست کھا کر واپس آئے یعنی پیچھے ہٹ گئے تھے تو حضرت عمر نے حضرت سعد بن عبید سے پوچھا کہ ملک شام میں جہاد سے دلچسپی ہے؟ فرمایا: وہاں مسلمانوں سے شدید خونریزی کی گئی ہے اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اگر جنگ جسر کی بدنامی اور شکست کا داغ دھونا ہے تو وہاں چلے جاؤ وہاں بھی جنگ ہو رہی ہے۔ حضرت سعد نے عرض کیا نہیں میں سوائے اس زمین کے اور کہیں نہیں جاؤں گا جہاں سے میں واپس آیا ہوں اور ان دشمنوں کے مقابل پر ہی نکلوں گا جنہوں نے میرے ساتھ جو کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبید قادسیہ آئے اور وہاں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ عبدالرحمن بن عبید ابو لیلی روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبید نے لوگوں سے وعظ کیا اور کہا کہ کل ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے اور کل ہم شہید ہوں گے لہٰذا تم لوگ نہ ہمارے بدن سے خون دھونا اور نہ سوائے ان کپڑوں کے جو ہمارے بدن پر ہیں کوئی اور کفن دینا۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے وہ ہیں حضرت سہل بن عتیق۔ حضرت سہل بن عتیق ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ آپ نے غزوہ بدر اور احد میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سہیل بن رافع۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔ وہ زمین جس پر مسجد نبوی تعمیر ہوئی وہ آپ اور آپ کے بھائی حضرت سہل کی ملکیت تھی۔ حضرت سہیل غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے اور حضرت عمر کے دور خلافت میں آپ کی وفات ہوئی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں لکھا ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ کے قیام کا سب سے پہلا کام مسجد نبوی کی تعمیر تھا جس جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آ کر بیٹھی تھی وہ مدینہ کے دو مسلمان بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی جو حضرت اسعد بن زرارۃ کی نگرانی میں رہتے تھے۔ یہ ایک بنجر غیر آباد جگہ تھی جس کے ایک حصہ میں کہیں کھجور کے اکا دکا درخت لگے ہوئے تھے اور دوسرے حصہ میں کچھ کھنڈرات وغیرہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کیلئے پسند فرمایا اور دس دینار میں یہ جگہ خرید لی گئی اور جگہ کو ہموار کر کے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہو گئی۔ ایک روایت کے مطابق یہ رقم اس زمین کی رقم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کی تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ جگہ کو ہموار کر کے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا مانگتے ہوئے سنگ بنیاد رکھا اور جیسا کہ قبا کی مسجد میں ہوا تھا صحابہ نے معماروں اور مزدوروں کا کام کیا جس میں کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شرکت فرماتے تھے۔

مسجد کی بلندی اس وقت دس فٹ تھی یعنی چھت دس فٹ اونچی تھی۔ لمبائی ایک سو پانچ فٹ تھی اور عرض 90 فٹ کے قریب تھا۔ مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترا بنایا گیا تھا جسے صفہ کہتے تھے یہ ان غریب مہاجرین کیلئے تھا جو بے گھر بار تھے۔ یہ لوگ یہیں رہتے تھے اور اصحاب الصفہ کہلاتے تھے۔ مسجد کے ساتھ ملحق طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے رہائشی مکان تیار کیا گیا تھا۔ مکان کیا تھا ایک دس پندرہ فٹ کا چھوٹا سا حجرہ تھا اور اس حجرے اور مسجد کے درمیان ایک دروازہ رکھا گیا تھا جس میں سے گزر کر آپ نماز وغیرہ کے لئے مسجد میں تشریف لاتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور شادیاں کیں تو اسی حجرے کے ساتھ ساتھ دوسرے حجرات بھی تیار ہوتے تھے اور مسجد کے آس پاس بعض اور صحابہ کے مکانات بھی تیار ہو گئے۔ یہ تھی مسجد نبوی جو مدینہ میں تیار ہوئی اور اس زمانہ میں چونکہ اور کوئی پبلک عمارت ایسی نہیں تھی جہاں قومی کام سرانجام دیئے جاتے اس لئے ایوان حکومت کا کام بھی یہی مسجد دیتی تھی یہی دفتر تھا یہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس لگتی تھی یہیں تمام قسم کے مشورے ہوتے تھے یہیں مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا تھا یہیں سے احکامات صادر ہوتے تھے یہی قومی مہمان خانہ تھا ہر قومی کام اسی مسجد میں انجام دیا جاتا تھا اور ضرورت ہوتی تھی تو اسی سے جنگی قیدیوں کا حبس گاہ کا کام بھی لیا جاتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: سر ولیم میور اس مسجد کے بارے میں لکھتا ہے: گو یہ مسجد سامان تعمیر کے لحاظ سے نہایت سادہ اور معمولی تھی لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مسجد اسلامی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتی ہے رسول خدا اور ان کے اصحاب اسی مسجد میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ گزارتے تھے یہیں اسلامی نماز کا باقاعدہ باجماعت آغاز ہوا یہیں تمام مسلمان جمعہ کے دن خدا کی تازہ وحی کو سننے کیلئے جمع ہوتے تھے یہیں محمد ﷺ اپنی فتوحات کی تجاویز پختہ کیا کرتے تھے یہیں وہ ایوان تھا جہاں مفتوح اور تائب قبائل کے وفود ان کے سامنے پیش ہوتے تھے یہی وہ دربار تھا جہاں سے وہ شاہی احکام جاری کئے جاتے تھے جو عرب کے دور دراز کونوں تک باغیوں کو خوف سے لرزا دیتے تھے اور بالآخر اسی مسجد کے پاس اپنی بیوی عائشہ کے حجرے میں محمد ﷺ نے اپنی جان دی اور اسی جگہ اپنے دو خلیفوں کے پہلو بہ پہلو وہ مدفون ہیں۔ بہر حال حضرت سہیل اور ان کے بھائی وہ خوش قسمت تھے جن کو اسلام کے اس عظیم مرکز کیلئے اپنی زمین پیش کرنے کی توفیق ملی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سعد بن خیثمہ۔ حضرت سعد بن خیثمہ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا آپ کی والدہ کا نام ہند بنت اوس تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خیثمہ اور حضرت ابوسلمٰی بن عبد الاسد کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ حضرت سعد اُن بارہ نقیبوں میں سے تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر مدینہ کے مسلمانوں کا نقیب مقرر فرمایا تھا۔

سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ 13 نبوی کے ماہ ذی الحجہ میں اوس اور خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ ان میں سے ستر شخص ایسے تھے جو یا تو مسلمان ہو چکے تھے اور یا اب مسلمان ہونا چاہتے تھے۔ آنحضرت ﷺ مقررہ تاریخ پر رات کے وقت اکیلے گھر سے نکلے اور راستے میں اپنے چچا عباس کو ساتھ لیا جو ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے مگر آپ سے محبت رکھتے تھے۔ دونوں مل کر اس گھاٹی میں پہنچے۔ ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ انصار بھی ایک ایک دو دو کر کے آ پہنچے۔ سب سے پہلے عباس نے گفتگو شروع کی کہ اے خزرج کے گروہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان میں ایک معزز اور محبوب ہے اور وہ خاندان آج تک اس کی حفاظت کا ضامن رہا ہے اور ہر خطرے کے وقت میں اس کے لئے سینہ سپر ہوا ہے مگر اب محمد کا ارادہ اپنا وطن چھوڑ کر تمہارے پاس چلے جانے کا ہے سو اگر تم اسے اپنے پاس لے جانے کی خواہش رکھتے ہو تو تمہیں اس کی ہر طرح حفاظت کرنی ہوگی اور اگر تم اس کے لئے تیار ہو تو بہتر ورنہ ابھی سے صاف صاف جواب دے دو کیونکہ صاف صاف بات اچھی ہوتی ہے۔ براء بن معرور جو انصار کے قبیلے کے ایک معمر اور با اثر بزرگ تھے انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زبان مبارک سے کچھ فرماویں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی چند آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ایک مختصر سی تقریر میں اسلام کی تعلیم بیان فرمائی اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اپنے لئے صرف اتنا چاہتا ہوں کہ جس طرح تم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی حفاظت کرتے ہو اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو میرے ساتھ بھی معاملہ کرو۔ براء بن معرور نے عرب کے دستور کے مطابق آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا یا رسول اللہ ہمیں اس خدا کی قسم ہے جس نے آپ کو حق اور صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ ہم اپنی جانوں کی طرح آپ کی حفاظت کریں گے ہم لوگ تلواروں کے سائے میں پلے ہیں۔ پھر ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم تو سب کچھ کریں گے

لیکن اس کے بدلے میں ہمیں کیا ملے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں خدا کی جنت ملے گی جو اس کے سارے انعاموں میں سے بڑا انعام ہے۔سب نے کہا کہ ہمیں یہ سودا منظور ہے یارسول اللہ! آپ اپنا ہاتھ آگے کریں آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا اور یہ ستر جانثاروں کی جماعت ایک دفاعی معاہدے میں آپ کے ہاتھ پر بک گئی اس بیعت کا نام بیعت عقبہ ثانیہ ہے۔ بیعت کے بعد آنحضور ﷺ نے ان میں بارہ نقیب مقرر فرمائے۔ان کے نام یہ ہیں: اسعد بن زرارۃ، اسید بن حضیر، ابوالہیثم مالک بن تیہان، سعد بن عبادہ، براء بن معرور، عبداللہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، سعد بن ربیع، رافع بن مالک، عبداللہ بن عمرو اور سعد بن خیثمہ اور منذر بن عمرو۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد بن خیثمہ کا قبا میں ایک کنواں تھا جسے الغرس کہا جاتا تھا آنحضرت ﷺ اس سے پانی پیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ جنت کے چشموں میں سے ہے اور اس کا پانی بہترین ہے۔آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کو اسی کنوئیں کے پانی سے غسل دیا گیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو بئر غرس سے سات مشکیزے لا کر اس کے پانی سے مجھے غسل دینا۔ نبی ﷺ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا۔حضرت علی حضرت عباس اور حضرت فضل نے آپ کو غسل دیا۔

سلیمان بن ابان روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بدر کیلئے نکلے تو حضرت سعد بن خیثمہ اور آپ کے والد دونوں نے آپ کے ساتھ جانے کا ارادہ کیا۔آنحضرت ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ دونوں میں سے صرف ایک جا سکتا ہے دونوں قرعہ اندازی کر لیں۔ حضرت خیثمہ نے اپنے بیٹے سعد سے کہا کہ ہم میں سے ایک ہی جا سکتا ہے تم ایسا کرو کہ عورتوں کے پاس نگرانی کیلئے رک جاؤ حضرت سعد نے کہا کہ اگر جنت کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو میں ضرور آپ کو ترجیح دیتا لیکن میں خود شہادت کا طلبگار ہوں اس پر ان دونوں نے قرعہ اندازی کی تو قرعہ حضرت سعد کے نام نکلا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کیلئے نکلے اور جنگ بدر میں شہید ہو گئے۔

ایک روایت کے مطابق جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو گھوڑے تھے ایک گھوڑے پر حضرت مصعب بن عمیر اور دوسرے پر حضرت سعد بن خیثمہ سوار تھے حضرت زبیر بن عوام اور حضرت مقداد بن اسود بھی باری باری ان پر سوار ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا خیال ہے کہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے بہرحال جو بھی سازو سامان اور گھوڑے اور اونٹ تھے اس کی کافروں کے سازو سامان کے ساتھ تو کوئی نسبت ہی نہیں تھی لیکن جب مسلمانوں پر حملہ ہوا جنگ ٹھونسی گئی اور کافر اپنے زعم میں اس لئے آئے کہ اب اسلام کو ختم کر دیں گے تو پھر ان مؤمنین نے اپنے سامان کی طرف نہیں دیکھا گھوڑوں کی طرف نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالیٰ کی خاطر ایک قربانی کرنے کی تڑپ تھی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور پھر فتح بھی عطا فرمائی۔اللہ تعالیٰ ہر آن ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 15th - March - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB